سوال

(382) لے پالک کی پرورش کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد عمر بزریعہ ای میل لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی جس کے ہمراہ پہلے خاوند سے تین نابالغ بچے بھی تھے۔ ان میں ایک جب جوان ہوا تو میں نےاپنے اخراجات پر اس کی شادی کردی۔ اس لڑکے کے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی جو پیدائشی طور پر یرقان کی مریضہ تھی میں چونکہ لاولد تھا اسلیئے بچے کے والدین کے ساتھ ایک تحریری معاہدے کے تحت ان کی رضامندی سے اس بیمار بچی کو میں نے لے لیا اور بہترین ڈاکٹروں کی زیر نگرانی تین دن کی بیمار بچی کا قیمتی علاج کروایا۔ اللہ نے بچی کو روبہ صحت کردیا دوسال کے بعد بچی کے والدین صرف ایک دن کےلئےاپنے گھر لےگئے پھر واپس کرنے سے انکار کریا کیا انہیں شرعی طور پر ایسا کرنے کا حق تھا۔ کیا بچی کی واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ کسی کےبچے کواپنا بیٹا بنانا ورلپنے گھر میں اکی پرورش کرنا دور جاہلیت میں بھی رائج تھا۔ عرب کے لوگ جس بچے کو متبنیٰ (لے پالک) بنالیتے اسے بالکل حقیقی اولاد کی طرح سمجھتے اور صلبی اولاد کا درجہ دیتے منہ بولے بیٹے کو وراثت بھی ملتی اس سے منہ بولی بہن وہی خلاملا رکھتی تھی۔ جو حقیقی بیٹے اور حقیقی بھائی سے رکھا جاتا ہے۔ یہ رسم اسلام کے قوانین ستر وحجاب وراثت اور نکاح وطلاق سے قدم قدم ٹکراتی تھی۔ اور بعض اوقات کئی ایک برائیوں اور بداخلاقیوں کا پش خیمہ بھی ثابت ہوتی تھی۔ کیوں کہ اس طرح ایک ایسے شخص کو وراثت کاحقدار ٹھرادیا جاتا جو سرے سے کوئی حق نہ رکھتا تھا۔ پھر منہ بولے رشتے میں خواہ جتنا تقدس پیدا کردیا جائے وہ کسی صورت میں بھی حقیقی رشتے کی طرح نہیں ہوسکتا اس مصنوعی رشتے کے تقدس پر اعتماد کرکے جب مردوں اور عورتوں کے درمیان اختلاط ہوتا تو بُرے نتائج پیدلکئے بغیر نہیں رہ سکتا اس لئے اسلام نے لے پالک کو حقیقی ااولاد کی طرح سمجھنے کے تخیل کو باطل قرارا دیا ہے اور اس رسم کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ ہمارے ہاں اس سے یہ فائدہ تو ضرور ہوتا ہے کہ بے اولاد انسان اپنے دل بے قرار کو وقتی طور پر اطمینان دے لیتا ہے۔ اور لے پالک کے ساتھ تعاون کی بھی کوئی صورت پیدا ہوجاتی ہے مثلاً اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے دی جاتی ہے۔ لیکن اکثر بے اولاد حضرات لے پالک کو بھی اپنی حقیقی اولاد کا ہی درجہ دیتے ہیں۔ جو اسلام کو گوارا نہیں ہے۔ صورت مسئولہ میں سائل لاولد تھا اس نے شفقت پدری دینے کےلئے کسی کی بیمار بچی کولپنے گھر پالا اور اس کے قیمتی علاج پر اخراجات بھی برداشت کئے شاید حقیقی والدین یہ فریضہ سر انجام نہ دے سکتے۔ لہٰذا اس خدمت کی بجا آوری پر شکر وسپاس کا حقدار ہے لیکن شرعی طور پر چونکہ وہ والدین کی بچی تھی اس لئے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہ اسے لے گئے ہیں۔ والدین اب اس بات کے پابند ہیں کہ بچی کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات پرورش کنندہ کو واپس کریں اور وعدہ خلافی کی اللہ سے معافی مانگیں محبت ویگانگت کی فضا میں اس معاملے کو حل کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:393